



# ہند امریکی سول نیوکلیائی تعاون - فیضان

**وضاحت:** ہندوستان اور ہمارے مابین ہونے والی مفاہمت کے نتیجے میں ہندوستانی نیوکلیائی ری ایکٹروں کی مزید تعداد آئی اے ای اے کے زیر نگرانی آئے گی۔ ساتھ ہی ساتھ ہر مشن سولتیس بھی حفاظتی نگرانی میں آئیں گی۔ سر دست ہندوستان کے صرف چار نیوکلیائی توانائی ری ایکٹر حفاظتی نگرانی میں ہیں۔ اپنے سول ملٹری تفریقی پلان کے تحت ہندوستان نے اپنے موجودہ نیوکلیائی توانائی ری ایکٹروں کی اکثریت کو نیز زیر تعمیر ری ایکٹروں کو حفاظتی نگرانی میں لانے پر اقرار و اتفاق کیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس نے ان دیگر ضمنی ترسیلی و موصولی سہولیات کو جو ان ری ایکٹروں میں معاون ہوتی ہیں کو بھی حفاظتی نگرانی میں لانے پر اتفاق کیا ہے۔ مزید برآں، ہندوستان نے مستقبل میں تعمیر ہونے والے تمام سول توانائی اور فاسٹ بریڈری ری ایکٹروں کو حفاظتی نگرانی کے تحت لانے کا عہد کیا ہے۔

یہ معاہدہ امریکی سلامتی کے لئے اچھا ہے کیونکہ یہ ہندوستان کے سول نیوکلیائی پروگرام کو بین الاقوامی عدم ہتھیار کے مخصوص دھارے میں لے آئے گا۔ یہ معاہدہ امریکی معیشت کے لئے بھی اچھا ہے کیونکہ یہ ہندوستان کی روز افزوں توانائی کی حاجتوں کو پورا کرنے میں معاون ہوگا جس کے نتیجے میں دیگر توانائیوں کی فراہمی کے لئے ہندوستان کی بڑھتی مانگ کم ہو جائے گی اور اس طرح یہ

**صدر** جارج ڈبلیو بوش اور وزیر اعظم سنگھ نے ۲ مارچ ۲۰۰۶ کو ایک دور آفریں معاہدے کی تکمیل کر لی جو ہندوستان کے سول نیوکلیائی پروگرام کو بین الاقوامی تحفظ کے زیر نگرانی کر دے گا اور اسے امریکہ سے مکمل سول نیوکلیائی تعاون کے قابل بنا دے گا۔ یہ ہندوستانیوں کو معاشی طور پر فائدہ پہنچائے گا کیونکہ یہ معاہدہ ہندوستان کو امریکہ اور دوسرے ملکوں سے نیوکلیائی اور ٹکنالوجی خریدنے کا استحقاق بخشنے کا جوتوانائی کی روز افزوں ضروریات کی تکمیل میں معاون ہوگا۔

صدر بوش نے یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ معاہدے کے نفاذ کے لئے امریکی کانگریس سے ایک امریکی قانون، نیوکلیائی توانائی ایکٹ ۱۹۵۴ کو تبدیل کئے جانے کا مطالبہ کریں گے۔ ایسی کسی ترمیم کے لئے امریکی سینیٹ اور ایوان نمائندگان میں ووٹوں کی اکثریت درکار ہوتی ہے۔ اس منظوری کو حاصل کرنے کے سلسلے میں کی جانے والی کوششوں کے بطور، ہائٹ ہاؤس نے ۸ مارچ کو زیر نظر وضاحتی دستاویز جاری کیا تاکہ معاہدے کے بارے میں چند غلط فہمیوں کا ازالہ کیا جاسکے۔

**ناقدین:** ہند امریکی سول نیوکلیائی تعاون معاہدہ، جنوبی ایشیا میں نیوکلیائی اسلحوں کی دوڑ کو تیز کر دے گا۔

**وضاحت:** یہ ایک ایسا تاریخی معاہدہ ہے جو ہندوستان کو عدم ہتھیار کے مخصوص دھارے میں لاتا ہے اور بین الاقوامی برادری کے تعاون سے، نیوکلیائی اسلحوں کے پروگرام میں تعاون دینے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔ اپنی سول اور ملٹری نیوکلیائی سہولتوں اور پروگراموں کو جدا کرنے کا ہندوستانی منصوبہ، توانائی کی پیداوار کو وسیع کرنے کے لئے، دوسرے ملکوں کو ہندوستان کے سول سہولیات سے تعاون کرنے کا راستہ ہموار کرے گا۔ یہ سہولتیں بین الاقوامی ایٹمی توانائی ایجنسی (IAEA) تحفظات کے تحت ہوں گی تاکہ ٹکنالوجی اور ساز و سامان کو ہندوستان کے ملٹری پروگرام کی جانب موڑنے سے بچایا جاسکے۔ ہندوستانی عوام کی خاطر توانائی پیدا کرنے کے لئے نیوکلیائی ری ایکٹروں کا اور زیادہ استعمال، علاقائی سلامتی یا استحکام کو متاثر نہیں کرے گا۔

**ناقدین:** کیا یہ اقدام، ہندوستان کو ایک نیوکلیائی اسلحہ رکھنے والے ملک کی حیثیت سے مؤثر طور پر تسلیم کرنے میں معاون نہیں ہوگا؟

**وضاحت:** نہیں، امریکہ نے ہندوستان کو ایک نیوکلیائی اسلحہ ملک کی حیثیت سے تسلیم نہیں کیا ہے۔ ۱۹۶۸ کا نیوکلیائی عدم ہتھیار معاہدہ نامہ (این پی ٹی) ایک نیوکلیائی اسلحہ ملک کی تعریف متعین کرتے ہوئے کہتا ہے کہ "جس ملک نے یکم جنوری ۱۹۶۷ سے قبل کسی نیوکلیائی اسلحے یا دوسرے نیوکلیائی دھماکہ خیز آلے کو بنایا اور دھماکا کیا



ایمبیسڈر ڈیوڈ ملفورڈ، آر نیکولاس برنس، انڈر سیکریٹری آف اسٹیٹ برائے سیاسی امور اور خارجہ سیکریٹری شیم سرن ۲۱ اکتوبر ۲۰۰۵ کو نئی دہلی میں ایک ملاقات کے دوران۔ یو ایس۔ انڈیا سویلین نیوکلیئر معاہدے کے سلسلے میں ہونے والی ملاقاتوں میں سے ایک اہم ملاقات۔

معادہ امریکی صارفین کے لئے توانائی کی قیمتوں کو استحکام بخشنے میں مدد و معاون ہوگا۔

**ناقدین:** کیا یہ اقدام ایک دوہرے معیار کو جنم نہیں دے گا اور کیا یہ شمالی کوریا اور ایران جیسے سرکش ملکوں کے اپنے نیوکلیائی اسلحہ جات پر گراموں کو جاری رکھنے کی حوصلہ افزائی نہیں کرے گا؟

**وضاحت:** شمالی کوریا اور ایران کی سرکش حکومتوں سے ہندوستان کا موازنہ کرنا قرین عقل نہیں ہے۔

ایران یا شمالی کوریا کے برعکس، ہندوستان ایک پرامن اور متحرک جمہوریت ہے جو نیوکلیائی عدم نکاثر کے ایک مضبوط ریکارڈ کا حامل ہے۔ اس اقدام کے تحت، ہندوستان نے جو این پی ٹی کا کبھی فریق نہیں رہا، متعدد اقدامات پر اتفاق کیا ہے جو اسے بین الاقوامی عدم نکاثر کے مخصوص دھارے میں لے آئیں گے۔

ایران اور شمالی کوریا کے معاملات دوسری نوعیت کے ہیں انہوں نے عدم نکاثر کے عہد نامے پر دستخط کرتے ہوئے اس کی توثیق کی لیکن اپنی بین الاقوامی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے تعلق سے محض زبانی جمع خرچ پر اکتفا کیا۔ اپنی مغربی حرکات سے انہوں نے عدم نکاثر کے تئیں ان عہد و پیمان کو پارہ پارہ کیا جن کی پابندی کا انہوں نے دعویٰ کیا تھا۔ مستزاد یہ کہ دونوں حکومتوں نے اپنے کو بین الاقوامی برادری سے الگ تھمک کر لیا اور دہشت گردی کی سرکاری سرپرستی کر رہے ہیں۔

اس کے برعکس، ہندوستان نے ایسے درج ذیل اقدامات پر اتفاق کیا ہے جو اسے عدم نکاثر کے مخصوص دھارے میں لائیں گے:

- اپنی سول نیوکلیائی سہولیات کو آئی اے ای اے کی حفاظت و نگرانی میں دینا؛

- اضافی پروٹوکول پر دستخط کرنا اور اسے نافذ کرنا جو آئی اے ای اے کو اور زیادہ شدید تفتیش کی اجازت دیتا ہے؛

- اس بات کو یقینی بنانا کہ اس کی نیوکلیائی اشیاء اور ٹکنالوجی محفوظ ہیں اور ان کے کسی اور جانب منعطف ہونے کا خطرہ نہیں ہے۔ علاوہ ازیں ایک قومی ایکسپورٹ کنٹرول سسٹم وضع کرنے کے لئے قانون بنانا بھی شامل ہے؛

- ان ملکوں کو افزو دہی اور ری پروسیسنگ کی ٹکنالوجی کو منتقل کرنے سے احتراز کرنا جو اب تک ان سے محروم ہیں اور ان کے پھیلاؤ پر بندش لگانے کی کوششوں میں تعاون دینا؛

- ایک فیو ایل میٹریل کٹ آف ٹریٹی کی تیاری کے لئے کام کرنا؛
- نیوکلیائی تجربے کے باضابطہ اتواء کو جاری رکھنا؛ اور
- میزائل ٹکنالوجی کنٹرول اور نیوکلیئر سپلائرز گروپ کے رہنما خطوط کی پابندی کرنا۔

**ناقدین:** یہ اقدام، عالمی عدم نکاثر کے نظام کو کمزور کر دے گا یا پھر

اسے متاع عام بنا دے گا، ہندوستان کو کسی ضابطے سے مستثنیٰ کرنے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ معاہدہ عدم نکاثر کے نظام سے باہر رہنے والے ملک پاکستان اور اسرائیل بھی یکساں معاملے پر اصرار کریں گے۔ یا اس کی وجہ سے دوسرے ممالک معاہدے سے دست بردار ہو جائیں گے۔

**وضاحت:** ہندوستان گذشتہ ۳۰ سالوں سے عالمی عدم نکاثر کے نظام سے باہر ہے۔ اس اقدام کے ذریعے، ہندوستان بین الاقوامی عدم نکاثر کے مخصوص دھارے میں شامل ہو جائے گا جس سے اس نظام کو تقویت ملے گی جو بین الاقوامی سلامتی اور استحکام کو فروغ دینے میں ایک اہم کردار ادا کر رہا ہے۔

وہ تمام ملک جو این پی ٹی کے فریق ہیں

مقاصد کے لئے نیوکلیائی ٹکنالوجی تک رسائی سے محروم ہونا پڑے گا۔ پاکستان اور ہندوستان دو مختلف ملک ہیں جن کی ضرورتیں بھی مختلف ہیں اور جن کی تاریخ بھی مختلف ہے۔ پاکستان کو ایک اہم غیر ناٹو حلیف کی حیثیت حاصل ہے۔ پاکستان سے ہمارا رشتہ، ایک دوسری نوعیت کا ہے جو دہشت گردی کے خلاف جنگ کے دوران بھی گہرے تعلقات اور تعاون کے لئے ہمارے ملکوں کے مضبوط عہد و پیمان کا عکاس ہے۔ تاہم پاکستان نہ تو ہندوستان کی طرح عدم نکاثر کے ریکارڈ کا حامل ہے اور نہ ہی اس کی توانائی ضروریات یکساں ہیں۔ ہم

پاکستان سے سول نیوکلیائی تعاون کے لئے



باہمی اشتراک برائے

## توانائی کے تحفظ اور صاف ماحول

- ہندوستان کے الگ الگ پلان پر کامیاب ہنگو مکمل ہونے کا خیر مقدم کیا گیا اور نیوکلیائی تعاون پر ۱۸ جولائی ۲۰۰۵ کے مشترکہ بیان میں کئے جانے والے وعدوں پر مکمل عمل درآمد کی امید ظاہر کی گئی۔ اس تاریخی کامیابی سے ہمارے دونوں ملکوں کو اس مشترکہ مقصد کی طرف آگے بڑھنے کا موقع ملے گا جو ہندوستان اور امریکہ کے درمیان اور ہندوستان اور بحیثیت مجموعی بین الاقوامی برادری کے درمیان مکمل سیول نیوکلیئر توانائی تعاون کے متعلق ہے۔
- نیوکلیائی توانائی کے متعلق آئی اے ای آر اقدام میں ہندوستان کی شرکت کا خیر مقدم کیا گیا کہ یہ مکمل نیوکلیائی توانائی کے مشترکہ مقصد کی طرف ایک اہم پہل قدمی ہے۔
- فیو جین میں ہندوستان کی شرکت پر اتفاق کیا گیا جو کہ ایک بین الاقوامی پبلک پرائیویٹ شراکت ہے اور جس کا مقصد نئی اور تجارتی اعتبار سے کفایتی ایسی ٹیکنالوجی تیار کرنا ہے جو کہ صاف، کوئلہ کی آلودگی سے پاک رکھنے والے، پاور پروریٹک ہوں۔ اس پروجیکٹ کے لئے ہندوستان سرمایہ فراہم کرتا رہے گا اور اس اقدام کے لئے گورنمنٹ اسٹیٹریجٹ کیمپنی میں شریک رہے گا۔
- صاف ترقی اور آب و ہوا کے متعلق ایسیا بھرا کابل شراکت کی تشکیل کا خیر مقدم کیا گیا جس سے ہندوستان اور امریکہ اس خطے کے دوسرے ملکوں کے ساتھ ملکر مسلسل ترقی کے لئے توانائی کی بڑھی ہوئی ضرورتیں پوری کرنے کے لئے توانائی کے تحفظ اور آب و ہوا کی تبدیلی کو ملحوظ رکھتے ہوئے کام کرتے رہیں گے۔ یہ شراکت زیادہ صاف، کفایتی اور زیادہ بہتر کارکردگی والی ٹیکنالوجی اور طریقہ کار کو ترقی اور فروغ دینے کے لئے جاری رہے گی۔
- مربوط سمندری ڈرائیگ پروگرام سے ہندوستان کی دلچسپی کا خیر مقدم کیا گیا جو کہ ایک بین الاقوامی بحریاتی تحقیق کی کوشش ہے جس سے توانائی کے طویل مدتی حل، جیسے کہ آبی گیس، کی دریافت میں مدد ملے گی۔
- ہند امریکی توانائی مکالمات کے تحت مثبت تعاون کو دیکھتے ہوئے ایسے موضوعات پر مشترکہ کانفرنسوں کے منصوبوں کی نشاندہی کی گئی جیسے کہ توانائی کا بہتر استعمال اور قدرتی گیس، قابل تجدید توانائی کے مطالعہ کے لئے مشوں کی ماموری، کوئلے والے خطے اور مینٹھن یا کوئلہ کی کان اور مینٹھن کے متعلق ہندوستان میں ایک کھیتریگ ہاؤس قائم کرنا اور توانائی کے بازار کے متعلق معلومات کا تبادلہ۔ □

انہیں پرامن مقاصد کے لئے نیوکلیائی ٹکنالوجی تک مکمل رسائی کی

اجازت ہے لیکن انہیں نیوکلیائی اسلحے بنانے اور رکھنے کی ممانعت ہے (سوائے نیوکلیائی اسلحہ رکھنے والے پانچ تسلیم شدہ ملکوں کے) ہمیں یہ توقع نہیں ہے کہ ممالک این پی ٹی سے دست بردار ہوں گے۔ این پی ٹی سے کنارہ کشی اس بات کا واضح اشارہ ہوگی کہ وہ ملک نیوکلیائی اسلحہ بنانے کا ارادہ رکھتا ہے جس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ اسے پرامن

کوئی یکساں قدم اٹھانے کا ارادہ نہیں رکھتے۔ اسرائیل کی حیثیت کا موازنہ ہندوستان سے نہیں کیا جاسکتا۔ اسرائیل نے نہ تو نیوکلیائی طاقت ہونے کا دعویٰ کیا نہ ہی توانائی کی ایسی غیر معمولی ضرورتوں کی خواہش کی۔ جہاں تک مشرق وسطیٰ کے دوسرے ملکوں کا تعلق ہے تو ہم، این پی ٹی کے تمام فریقوں سے معاہدے کے تقاضوں پر پورا اترنے کی توقع کرتے ہیں۔